© rasailojaraid.com

☆ عوام سے بے نظیر کی محبت بیان سے باہر ہے (خالد کھرل)

جو قابلِ بیان ہے وہی بتادیں۔

☆ اس عمر میں اپنا منہ کالا نہیں کرنا چاہتا (وزیراعلیٰ نکئی)

جوانی میں جو منہ کالا کیا اس کی کالک اترے تو......

☆ ہر غریب بچہ بلاول ہے۔ اور میں بلاول کی ترقی چاہتی ہوں۔ (بے نظیر)

یا اللہ بلاول کو کوچوان بنا دے (آمین)

☆ ادیب۔ دانشور اور شاعر قوم کا سرمایہ ہیں (فخر زمان)

دھوم چھاؤں کی پیداوار، قوم کا سرمایہ؟ لعنت بر پدر فرنگ!

☆ پنجاب اسمبلی کے ایک دن کے اجلاس پر ۴۵ لاکھ کا خرچ۔ (ایک خبر)

حاصل وصول۔ صرف گالی گلوچ!

☆ بھارت نے مجھے استعمال کرنے کے بعد ٹھکرا دیا ہے۔ (تسلیمہ نسرین)

تم یورپ کے بھی زیر استعمال ہو۔

☆ حکومت سے تعاون ختم ہو چکا۔ (فضل الرحمن)

چل مداری! کھیل ختم، پیسہ ہضم

(بقیہ از صفحہ ۳۹)

اس سے سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی للّٰہیت اور خلوص و عظمت کے نقوش دلوں پر ثبت ہو گئے۔ امیر شریعت کے اس طرز عمل نے یہ بھی ثابت کر دیا کہ جذبے اگر سچے ہوں، دل کھوٹ سے خالی ہوں اور مقصد سے لگن ہو تو ذاتی و جماعتی انا اور دشمنیاں کس طرح قربان کی جاتی ہیں۔ اب وہ پر خلوص، جری و بہادر مستقل مزاج، ذاتی و جماعتی اغراض و لالچ سے مبرا رہنما اور علماء حق کہاں؟

—— اب انہیں ڈھونڈ چراغ رخ زیبا لیکر

مفکر احرار چودھری افضل حق کی تین شاہکار کتابوں کا مجموعہ

دیہاتی رومان
معشوقۂ پنجاب
شعور

قیمت
۱۸۰ روپے

عظیم مجاہد آزادی، فدائے احرار

مولانا محمد گل شیر شہید

● سوانح ● افکار ● خدمات

مؤلف: محمد عمر فاروق۔ صفحات ۲۰۴۔ قیمت: ۱۵۰ روپے

بخاری اکیڈمی، دارِ بنی ہاشم، مہربان کالونی ملتان۔ فون: ۵۱۱۹۶۱

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ماضی کے جھروکے سے

تحریر: محمد یعقوب اختر

ترتیب: شیخ عبدالمجید احرار امرتسری

احرار اور تحریکِ تحفظ ختم نبوت ۱۹۵۳ء (قسط دوم)

اس تاریخی اور کامیاب جلوس کے بعد انتظامیہ نے اپنی خفت مٹانے کے لئے جھوٹی اور بے بنیاد رپورٹوں کی بناء پر احرار کارکنوں کو تنگ کرنا شروع کر دیا۔ ایک روز مولانا عبیداللہ احرار مرحوم کو ایس۔ پی کا پیغام ملا کہ اپنے چیدہ چیدہ ساتھیوں کو لیکر سہ پہر میری کوٹھی پر ملاقات کریں۔ چنانچہ مولانا عبیداللہ احرار مرحوم اپنے ساتھیوں خواجہ جمال الدین بٹ مرحوم، صدر مجلس احرار اسلام لائلپور۔ مرزا غلام نبی جانباز مرحوم، مولانا تاج محمود مرحوم، شیخ خیر محمد مرحوم، شیخ عبدالمجید اور راقم محمد یعقوب اختر کو ساتھ لے کر ایس پی کی کوٹھی پر لے گئے۔ ہمیں لان میں کرسیوں پر بٹھایا گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایس پی خان عبیداللہ خاں بغل میں رول دبائے کمرے سے برآمد ہوئے اور بغیر دعا سلام کے ہماری کرسیوں کے ارد گرد چکر لگاتے ہوئے انتہائی غصہ آور اور تحکمانہ لہجہ میں گویا ہوئے کہ تم لوگ شہر میں دنگا فساد کرنے کی سازش کر رہے ہو۔ لیکن یاد رکھو میں یہ سب برداشت نہیں کر سکتا اور آپکو وارننگ دیتا ہوں کہ یہ فرقہ وارانہ کشیدگی لاء اینڈ آرڈر کا مسئلہ بن سکتی ہے۔ تم جانتے نہیں ہو! میں نے بڑے بڑوں کو سیدھا کر دیا ہے!

مولانا عبیداللہ احرار نے اٹھ کر ایس پی صاحب سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا.........

"خان صاحب رمضان کا مہینہ ہے اور ہم دوست الحمدللہ روزہ دار ہیں۔ افطاری کا وقت قریب ہے اور میں اپنے رفقاء کو لیکر واپس جا رہا ہوں! ہم احراری اس قسم کی دھمکی آمیز باتیں سننے کے عادی نہیں ہیں اگر مجھے آپ کے اس رویہ کا اندازہ ہوتا تو ہم ہرگز آپکے بلانے پر نہ آتے اور جیل ہمارے ملنے کوئی نئی بات نہیں نہ ہم سازشی ہیں نہ فسادی۔ اعلائے کلمۃ الحق ہمارا مذہبی فریضہ ہے اور یہ ہم کرتے رہیں گے"!

یہ سن کر ایس پی کے ہوش ٹھکانے آگئے۔ مولانا عبیداللہ احرار کو پکڑ کر بٹھاتے ہوئے کہا "مولانا آج افطاری اس فقیر کے ڈیرے پر کریں!" ایس پی کی تدبیر الٹی ہوگئی اور توقع کے برعکس جواب سن کر منت سماجت پر اتر آیا۔ مولانا کو اس کی حالت پر رحم آگیا اور وہ بیٹھ گئے۔ ہمیں کہا آپ تشریف رکھیں۔ مجھے ضروری بات کرنا ہے! کیونکہ ہم سب جانے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے تھے اور ملازم کو شربت وغیرہ کا انتظام کرنے کو کہا۔

افطاری اور نماز کے بعد ایس پی نے دریافت کیا آپ میں یعقوب اختر کون ہے؟ جس پر ہم سب نے کان کھڑے کئے اور ایک دوسرے کو متجسسانہ نظروں سے دیکھنے لگے اور میں خاص طور پر نروس ہوا کہ یہ ماجرا کیا ہے؟

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مولانا حبیب اللہ احرار نے کہا آپ خاص طور پر یعقوب اختر کا کیوں پوچھ رہے ہیں! اگر کوئی شکایت یا خاص بات ہے تو آپ مجھ سے بات کریں میں پوری جماعت کی طرف سے ذمہ دار ہوں۔ لیکن ایس پی بضد رہا کہ پہلے آپ یعقوب اختر کا تعارف کرائیں۔ مولانا حبیب اللہ احرار نے ایس پی کے اصرار پر میری طرف اشارہ کیا۔ میں اس وقت کلین شیو اور پینٹ بوشرٹ میں ملبوس تھا۔ ایس پی خان حبیب اللہ خاں مجھے دیکھ کر پریشانی کے عالم میں سوچنے لگا اور پھر مجھ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا کہ تم..... نے مرزائیوں کے مکانوں اور دکانوں کو آگ لگانے کا جو منصوبہ بنایا ہے اسکا ہمیں علم ہو گیا ہے!

میں اس قسم کی کوئی حرکت برداشت نہیں کروں گا۔ مولانا حبیب اللہ احرار فوراً اپنی نشست سے اٹھے اور ایس پی سے مخاطب ہو کر اسکی پرزور اور واضح الفاظ میں تردید کی اور کہا کہ.....

"ہم یقیناً مرزائی اور انکے حواریوں کے خلاف سرگرم عمل ہیں جو کسی سے پوشیدہ نہیں لیکن کسی بھی سازش کے ہم مخالف ہیں۔ یعقوب اختر ہمارا ذمہ دار ساتھی ہے جو آگ لگانا تو دور کی بات ہے ایسا سوچ بھی نہیں سکتا۔ مجلس احرار اسلام ۱۹۳۴ء سے مرزائیوں کے تعاقب میں ہے۔ ہماری تاریخ شاہد ہے کہ ہم نے ہمیشہ مرزائیت کو برسرِ عام میدان میں للکارا ہے۔ سازش ہمارا شیوہ نہیں! نہ ہم بزدل ہیں کہ گھناؤنے قسم کا کوئی ہتھکنڈہ استعمال کریں"۔

میں نے بھی بتایا کہ یہ بے بنیاد الزام کسی مرزائی یا مرزائی نواز کا خانہ ساز ہے جسکا علم مجھے آپ کے بتانے پر ہی ہوا ہے! اس مسئلہ پر کافی دیر بحث و تمحیص ہوئی اور بالآخر ایس پی نے لاجواب ہو کر کہا کہ مجھے یہی رپورٹ کی گئی تھی اس طرح یہ بات رفت گذشت ہوئی ورنہ اس جھوٹے کیس میں مجھے پھنسا لیا جاتا۔

سی۔ آئی۔ ڈی۔ کے ہر کارے اپنا امیج بڑھانے اور کارروائی ڈالنے کے لئے ایسی ہی غلط رپورٹیں کرتے اور ان رپورٹوں کا سہارا لیکر احرار کارکنوں کو جھوٹے مقدمات میں پھانسا جاتا تھا۔

آل مسلم پارٹیز کنونشن اور حضرت امیر شریعت کی عظمت:

۱۳ جولائی ۵۲ء کا دن بھی بہت اہمیت کا حامل ہے کہ اس دن برکت علی محمڈن ہال بیرون موچی گیٹ لاہور میں "آل مسلم پارٹیز کنونشن" کے نام سے ایک تاریخ ساز اجتماع مجلس احرار اسلام کی مساعی جمیلہ سے منعقد ہوا۔ جس میں دیوبندی، بریلوی اور اہلحدیث علماء کرام، بڑے بڑے پیران عظام اور گدی نشینوں نے ایک چھت کے نیچے بیٹھ کر ملت واحدہ کا عملی مظاہرہ کیا۔ اور مغرب زدہ، کمیونسٹ اور دین کا تمسخر اڑانے اور علماء کی تضحیک کرنیوالوں کی زبانیں گنگ کر دیں۔ اجتماع کے مدعوین میں مولانا محمد علی جالندھری ناظمِ اعلیٰ مجلس احرار اسلام پنجاب، مولانا غلام محمد ترنم امرتسری (بریلوی)، مولانا مفتی محمد حسن (دیوبندی) جامعہ اشرفیہ۔ حضرت مولانا احمد علی لاہوری انجمن خدام الدین۔ مولانا سید محمد داؤد غزنوی (اہلحدیث) مولانا سید ابوالحسن شاہ بخاری (تنظیم اہلسنت)، سید مظفر علی شمسی (تحفظ حقوق شیعہ) شامل تھے۔

© rasailojaraid.com